245

نوحہ

گری ہے خاک پہ زینبؑ سنبھال اے فضہؑ
علیؑ کی بیٹی کا صدقہ نکال اے فضہؑ

کہا یہ فضہؑ سے شبیرؑ نے دمِ رخصت
مری سکینہؑ کا رکھنا خیال اے فضہؑ

رِدا نہ دیں گے لعیں مانگ مت ردا اِن سے
بس اب تو خاک ہی بالوں پہ ڈال اے فضہؑ

ابھی تو شام کے رستے ہیں صبر کر کے گزر
ابھی تو ہونے ہیں مشکل سوال اے فضہؑ

ہر اِک سوال کے بدلے یہ سنگ ماریں گے
نہ کر تو رحم کا اِن سے سوال اے فضہؑ

بچا لعینوں کی نظروں سے بنتِ زہراؑ کو
بنا لے خود کو تو زینبؑ کی ڈھال اے فضہؑ

کرے گا کس طرح یہ گفتگو شرابی سے
بتولؑ زادی کی مشکل یہ ٹال اے فضہؑ

بُلا حبش کے غلاموں کو تو مدد کے لئے
ہے قید آج پیمبرؐ کی آلؑ اے فضہؑ

خبر ہے عابدِ مضطرؑ کو یا ہے تجھ کو خبر
جو ہے بتولؑ کی بیٹی کا حال اے فضہؑ

سفر کبھی نہ کبھی ختم ہو ہی جائے گا
نہ ختم ہوں گے یہ رنج و ملال اے فضہؑ

نہ کیوں جھکائے ترے در پہ سر کو نور علی
کہ تجھکو ماں کہیں زہراؑ کے لعل اے فضہؑ